NPA DOC NO 0020

بشکریہ اعتماد روزنامہ اردو تاریخ اشاعت 2019/08/11

سقوط سری نگر

جموں وکشمیر کے 370 خصوصی موقف کی برخواستگی

ناظم الدین فاروقی

جموں کشمیر کو 370 کے تحت حاصل خصوصی مراعات کی برخواستگی کے لیےء بی جے پی سرکار نے اپنے انتخابی منشور میں کئےءگئے وعدہ کے مطابق اچانک راتوں رات قدم اٹھاتے اور صدارتی حکمنامہ جاری کرتے ہوئے 5 اگسٹ 2019 کو پارلیمنٹ کے ایوانوں میں اکثریتی نداء کے ساتھ برخواست کردیا ہے، اور اسے یونین ٹریٹری بنادیا گیا۔ بی جے پی کے لیےء بابری مسجد، تین طلاق، یکساں سیول کوڈ، اور جموں کشمیر کے خصوصی موقف کی برخواستگی وغیرہ ایک اہم سیاسی ایجنڈہ شروع ہی سے رہا ہے۔ جب بی جے پی کو دوسری مرتبہ بھاری اکثریت سے لوک سبھا میں کامیابی ہوئی تو بغیر ایک لمحہء تاخیر کئے کہ 17 ویں پارلیمنٹ کے پہلے سیشن میں ہی اپنے مخصوص ہندوتوا نظریات، عصبیت اور عداوت پر مبنی ایک کے بعد دیگر بلس کو معمولی بحث کے بعد منظور کرتی گئی۔ صرف ڈیڑھ ماہ کے عرصے میں بی جے پی نے 22 بلس کو منظور کیےء، جس میں تین بلس راست طور پر اقلیتوں کے شہری بنیادی حقوق اور عدل وانصاف کے سخت خلاف ہیں جس میں تین طلاق بل، UAPA بل اور جموں کشمیر 370 کی منسوخی شامل ہے۔

<u>تاریخی پس منظر</u>

کشمیر مسلم اکثریتی ہندوراجہ ہری سنگھ کی ریاست تھی۔ ہندوستان کی آزادی کے موقع پر چند ریاستیں اور علاقے اپنے طور پر آزادی کا اعلان کررہے تھے اس وقت پونچھ سیکٹر میں برٹش انڈین آرمی کی پنجاب ریجمنٹ کے صیانتی دستے مامور تھے۔ 18 تا 23 جون 1947ء کو 'وائسرائے لارڈ ماؤنٹ بیاٹن' نے اپنے سری نگر کے دورے کے موقع پر راجہ ہری سنگھ سے کہا کہ وہ اپنی آزادی کا علیحدہ اعلان نہ کریں 22 اکتوبر 1947ء کو ' لارڈ ماؤنٹ بیاٹن' نے راجہ ہری سنگھ کو بتلایا کہ میں نے وزیر داخلہ سردار پٹیل سے کہدیا ہے کہ وہ جموں کشمیر کے خصوصی موقف کو برقرار رکھتے ہوئے انڈین یونین میں شامل کریں۔ جس وقت علیحدہ کشمیر کی آزادی کیلیےء جدوجہد کی جارہی تھی شیخ عبداللہ کی نمائندگی میں کشمیر کے اسوقت کے وزیراعظم مہرچند مہاجن نے شیخ عبداللہ کی حمایت کی اور جدوجہد میں شامل تھے۔ چند کشمیری قبائل کی جانب سے کشمیر پر مسلسل حملوں سے راجہ ہری سنگھ پریشان تھے۔ کشمیر نے مسلم پاکستان کے ساتھ کسی بھی قسم کے وفاق یا اشتراک وضم ہونے سے انکار کردیا تھا۔ فروری 1948ء میں اقوام متحدہ کو گوپالا سوامی اینگر اور شیخ عبداللہ کا ایک وفد گیا تھا شیخ عبداللہ نے اپنی تقریر میں واضح طور پر کہا تھا کہ "ہم انڈین یونین کے ساتھ ہی رہیں گے شیخ عبداللہ نے کہا تھا کہ پاکستان کے ساتھ الحاق سے بہتر میں مرنا پسند کرونگا۔"

حکومت ہند نے کشمیر کے الحاق اور علاقائی خودمختاری کو بحال رکھنے کیلیےء آرٹیکل 370 دستور میں شامل کیا جسکے تحت، دفاع، امور خارجہ، اور کمیونیکیشنس تینوں صیغہء جات کو ہندوستان کے دستور کے ماتحت رکھا گیا۔ ریاست کشمیر کی دستور ساز اسمبلی ہوگی اور اسکے صدر کو صدر ریاست کشمیر کا درجہ حاصل رہے گا۔ حکومت ہند نے 1957ء میں جموں وکشمیر کی ریاستی دستور ساز اسمبلی کی حیثیت ختم کرتے ہوئے اسے قانون ساز اسمبلی کا درجہ دیا۔ 1972ء میں جموں کشمیر کے صدر ریاست کے

عہدہ ومنصب کو سپریم کورٹ کے ' جسٹس محمد مقبول دامنو ' کے دستوری بنچ پر برخواست کر دیا تھا۔ جموں وکشمیر کا ریاستی دستور، دستور ہند کا حصّہ مانا گیا تھا اور اس میں کسی بھی قسم کی مداخلت اور چھیڑ چھاڑ سے حکومت ہند کو باز کھا گیا۔ جموں وکشمیر کے دستور کے آخری حصّے میں یہ درج ہیکہ آرٹیکل 370 کے تحت کسی بھی تبدیلی کی حکومت ہند مجاز نہیں ہوگی۔370 میں چونکہ ایک عارضی دستوری تحفظ جموں وکشمیر کو فراہم کیا گیا لیکن آرٹیکل 3 دستور ہند کے مطابق کسی بھی وقت جموں وکشمیر اسمبلی کی سفارشات پر 370 اور 35A کو برخواست کیا جاسکتا ہے۔ چونکہ جموں وکشمیر میں گورنر راج قائم ہے اور اسمبلی معطل ہے تو گورنر نے اپنے اختیارات کا بے جا استعمال کرتے ہوئے صدر ہند سے درخواست کی کہ وہ آرٹیکل 370 کو برخواست کرنے کیلیے فوری اقدامات کرے جس کی بناء پر صدر نے آنا فانا حکمنامہ جاری کرتے ہوئے چند گھنٹوں میں پارلیمنٹ کے ذریعہ 370 کو برخواست کر دیا۔ 35A کے مطابق غیر منقولہ جائداد کی خرید وفروخت کا اختیار صرف مقامی کشمیری عوام کو حاصل تھا جسطرح سے ملک کی دوسری 6 ریاستوں میں اب بھی یہ قانون نافذ العمل ہے وہ کشمیر میں ختم کر دیا گیا ہے۔

آبادی کا تناسب: 1941ء میں جموں وکشمیر میں مسلمانوں کی 77٪ فیصد آبادی تھی اب گھٹ کر 68٪ ہوگئی ہے۔

جموں میں ہندو 62.6٪ مسلم 33.5٪ دیگر 3.5٪ ، کشمیر میں مسلمان 96.4٪ اور ہندو 2.5 ٪ اور دیگر 1.1٪، لداخ میں ہندو 12.1٪ مسلمان 46.4٪ اور دیگر 41.5٪ آبادی ہے جموں وکشمیر کی آبادی ایک کروڑ چالیس لاکھ ہے۔ کشمیر میں چونکہ مسلمانون کی آبادی 96.4٪ یعنی مجموعی طور پر 80 لاکھ آبادی ہے۔

RSS اور بی جے پی کے لیےء سب سے تشویشناک بات یہ تھی کہ خصوصی مراعات کے ساتھ مسلمانوں کی اتنی بڑی آبادی ایک ریاست میں کس طرح سے خود مختاری کے ساتھ رہ سکتی ہے اور 70 سال سے بیجا خصوصی مراعات سے مسلمان کیوں غیر ضروری طور پر مستفید ہو رہے ہیں۔ انتقام کی آگ دلوں میں دہکتی رہی اور بالآخر 370 اور 35A کو اچانک ایک منصوبہ کے تحت کالعدم قرار دے دیا گیا۔

ہندوستان کے سیکیولر کردار اور تمام طبقات کی جمہوری ، آزادی اور بنیادی شہری حقوق کا تحفظ قابل تحسین ہے-70 سال سے سیاسی سیکیولر جماعتوں نے دستوری حقوق کی بحالی کے لیےء کوئی بھی کسر باقی نہیں رکھی تھی۔

ملک کے قانونی دانشوران، ماہرین دستور اور سابق جسٹس صاحبان وکلاء ومشیر، صحافیوں، اور سیاست دانوں نے پیر 5 اگسٹ 2019 کو جمہوری ہندوستان کا سیاہ دن قرار دیا ہے، سپریم کورٹ کے سینیر وکلاء وسابقہ وزیر داخلہ جناب چدمبرم نے کہا کہ یہ جمہوریت کا قتل ہوا ہے۔ منیش تیواری نے پارلیمنٹ میں کہا کہ حکومت کوتاہ نگاہی اور اقلیتوں سے عصبیت کا شکار ہے۔ یہ ہندوراشٹر بنانے کی ابتداء ہے۔ تمام سیکیولر طاقتوں نے افسوس، دکھ اور غم کا کھلے عام اظہار کیا ہے۔ ملک کے تمام انگریزی اخبارات، ہندو، ٹائمز آف انڈیا، دکن کرانکل، ہندوستان ٹائمز وغیرہ اپنے اپنے ادارتی صفحات میں بی جے پی و RSS کی جموں کشمیر 370 کی برخواستگی پر کھل کر زبردست تنقید کی ہے اور اسے جمہوریت کا دیوالیہ قرار دیا۔ اکثر نے لکھا کہ جمہوریت کا اہم ستون، لسانی، مذہبی، علاقائی، اقلیتوں کے تمام دستوری حقوق کا تحفظ ہے جسے ' بی جے پی' پے درپے اسے پامال کر رہی ہے۔

اقلیتوں میں عدم تحفظ اور خوف وہراس کی فضاء میں زبردست اضافہ ہوا ہے۔ ہندوتوا راشٹرا کے قیام کے لیےء اقلیتوں کو بنیادی دستوری حقوق سے محروم کرنے کی آزاد جمہوری ہندوستان میں کوئی گنجائش نہیں تھی لیکن RSS نے دستور ہند کی اپنے مفادات کے لیےء دھجّیاں اڑادی۔

کشمیریوں کے دستوری حقوق پر کاری ضرب: کشمیریوں کے تین بنیادی دستوری حقوق پر 370 کی منسوخی سے کاری ضرب پڑی ہے۔

کشمیر میں گذشتہ 35 سال سے ملیٹینسی ، آزادی کی تحریکات ، اور انڈین آرمی کے صیانتی دستوں کے ہاتھوں 65 ہزار لوگ ہلاک ہوچکے ہیں 15 ہزار سے زائد پولیس سیکیورٹی اہل کار مارے گئے ہیں۔ 300 پنڈتوں 150 سکھوں کی ہلاکت ہوئی ہے جس سے RSS ہمیشہ آگ بگولہ رہی۔

1. بحیثیت لسانی اقلیت۔2. بحیثیت مذہبی اقلیت-3. علاقائی مقامی وطنی حقوق کے اعتبار سے۔ جس طرح ملک کی دوسری 6 ریاستوں میں حق غیر منقولہ ملکیت کا حق صرف مقامی آبادی کو حاصل ہے اس طرح 35A کے تحت کشمیریوں کو بھی حاصل تھے وہ اب ختم کر دیئے گئے ہیں۔

وہ بھی اب عام ہندوستانی شہری کی طرح ہیں۔ کوئی بھی ہندوستانی شہری اب کشمیر میں جائداد خرید سکتا ہے تجارت کر سکتا ہے اور تعلیم حاصل کر سکتا ہے۔ کشمیری بھی کہیں بھی جائدادیں خرید سکتے ہیں کہیں بھی تجارت کر سکتے ہیں اور کہیں بھی تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔

کشمیریوں کی اپنی زبان، تہذیب، تمدن اور قومی کلچر ہے جو ملک کے دوسرے ہندوستانی مسلمانوں سے بالکل مختلف ہے۔ جس طرح سقوط حیدرآباد سے مسلمانوں کی تمام سرکاری ملازمتیں یکسر ختم کر دی گئی تھیں اور لینڈ سیلنگ ایکٹ نافذ کر کے جائدادوں کو سوقط کر کے دوسرے علاقے اور ریاستوں کے باشندوں کو تقسیم کر دیئے گئے تھے یہی عمل اب کشمیر میں دہرایا جارہا ہے۔ تمام پارلیمانی جموری نظام کو معطل کر دیا گیا اور تمام سیاسی مذہبی، سماجی، قائدین و کارکنوں کو جیلوں میں ٹھونس کر اور گھروں پر نظر بند کر کے من مانی طور پر بے جے پی نے 370، 35A کو ایک طرفہ طور پر منسوخ کر دیا۔ جمہوریت میں جو اصل علاقائی مقامی عوام حقدار ہیں ان کو اس بڑے دستوری پارلیمانی عمل سے کاٹ کر رکھدیا گیا ہے۔

ممکنہ خدشات: 1. یہ ممکن ہے کہ تعلیم یافتہ اور مالدار کشمیری ریاست چھوڑ کر بیرونی ممالک یا دوسری ریاستوں کو منتقل ہو جائیں گے۔2. تمام ریاستی سرکاری ملازمین کو یا تو معطل کر دیا جائے گا یا پھر دوسری ریاستوں کو تبادلہ کر دیا جائے گا۔ JKP پولیس کو مکمل طور پر کمزور و بے بس کر دیا گیا ہے۔3. ملک کے سرمایہ دار بڑی بھاری قیمتوں میں جائدادیں خریدیں گے کلر USP کمپنیاں (Killer Unique Selling Propositons)۔4. حکومت آئندہ ایک ماہ میں تمام بڑے سرکاری اراضیات کو بڑے بڑے کمپنیوں اور نئے رہائشی علاقوں کے قیام کیلئے فوری طور پر الاٹ کرنے کا عمل شروع کر رہی ہے۔ تاکہ کشمیری عوام کی اکثریت کو اقلیت میں لانے کے عمل کا آغاز ہو جائے۔

5. خدشہ اس بات کا ہے کہ کارپوریٹ کمپنیاں اور حسّاس علاقوں کو اسرائیل کے مختلف شعبوں کے حوالے کر دیا جائیگا۔ کشمیر کے حصّے بخرے شروع ہو چکے ہیں۔
6. جو غریب کشمیر میں بچ جائیں گے ان کے ساتھ وہی ہو گا جو اس وقت فلسطینی عوام کا ہو رہا ہے۔ مجبور بے کس لڑکیوں اور عورتوں کو زبردستی گھناؤنے اور شرمناک کاروبار میں گھسیٹا جائیگا۔
7. کشمیر کے خصوصی موقف کے لیےء جدوجہد کرنے والے تمام سیاسی، سماجی، مذہبی قائدین و کارکنوں کو ابھی کئی کئی سال تک ملک کی دور دراز جیلوں میں سڑنا پڑیگا۔
8. اس بات کا قوی امکان ہے کہ NRC کشمیر میں لاگو کر دیا جائیگا لاکھوں کشمیریوں کو پاکستانی اور غیر قانونی تارک وطن قرار دیکر ہجرت کرنے پر مجبور کر دیا جائیگا۔ اور ایک انسانی بحران پیدا ہو سکتا ہے انکی قانونی مدد کیلئے ء دنیا کا کوئی ملک آگے نہیں آئے گا۔
دنیاء اور بالخصوص عرب مسلم ممالک خاموش تماشائی ہیں۔ بلکہ کئ عرب مسلم ممالک کی نریندر مودی حکومت کو اس معاملہ میں مکمل تائید بھی حاصل ہو چکی ہے۔ اگر آئندہ چند سالوں میں اگر کوئی سیکیولر حکومت مرکز میں آتی بھی ہے تو وہ پھر بھی ہمت نہیں کریگی کہ 370 کو دوبارہ بحال کرے جب تک کشمیر میں سب کچھ ختم ہو جائیگا

۔اقلیتوں کو اس وقت صبر و سکون سے پر امن دستوری جمہوری راہیں تلاش کرنے سے گریز نہیں کرنا چاہیے جب تک قانونی مواقع معدوم نہیں ہوتے جدوجہد کرتے رہیں۔

ختم شد

NPA DOC NO 0020

بشکریہ اعتماد روزنامہ اردو تاریخ اشاعت 2019/08/11

نوٹ : مضمون نگار سینیر کالم نویس ہیں۔انکے مضامیں ملک کے 20 سے زیادہ اخبارات و جرائد میں

شائع ہوتے رہے ہیں وہ ایک اسلامی اسکالر اور سماجی جہد کار ہیں ۔